تاریخ موھیال برہمن

(شام تا ہندوستان و ذکر میاں محمد بخش وغیرہ)

اولاد سدھ دت المعروف راہب والی بالیک کی اولاد کا مقدس درود حسینی برہمن بمشہور موھیال برہمن

سر مودت جو کہ سری رشی بہار دواج (پیغمبر خدا) جو حضرت شیثؑ سے دور میں تھا اس کی نسل سے بارھویں پشت سے تھا، بہار دواج پر جو کہ ایزدی کی کتاب اُتری اسے گیتا کہتے ہیں جو وحدہٗ لاشریک کا فرمان مختلف ادوار میں مختلف شکلیں تبدیل کرتا رہا۔ جبکہ ہر نبی کے دور میں اور بعد میں لوگ اقرار کرنے کے بعد نسل در نسل پھر بتوں کی پوجا کرنے لگ جاتے تھے۔ حتیٰ کہ کئی دفعہ کئی مذاہب کا اثر تبدیل ہوتا رہا۔ راہب سدھ دت بھی اسی طرح مختلف مذاہب کی شکلوں میں کبھی عیسائی، کبھی بت پرستی میں آتے رہے۔ سدھ دت کا باپ سادھو دت یمن لے آ کر عراق میں کاروباری طور پر آباد ہوا اور اون وغیرہ کے کاروبار میں عروج حاصل کرتے اپنے علاقہ بالیک کا رئیس اعظم بن گیا۔ سادھو کا ایک ہی بیٹا سدھ دت تھا جو کہ بے اولاد تھا۔ اس زمانے میں سرزمین عرب اللہ کے نبی کا ذکر ہو رہا تھا تو اس شخص نے سوچا کیوں نہ۔ اس پیغمبر کے پاس جاؤں تو شاید اس کی دعا سے بھگوان مجھے اولاد عطا کر دے۔ وہ چند ساتھیوں کو لے کر 6ھ یعنی 627ء میں عرب کے شہر یثرب پہنچا اور خوش تھا کہ آج ایک ایسے شخص سے ملاقات ہو رہی ہے۔ جو کہ بھگوان مقدس کا نمائندہ کہلاتا ہے۔ جب وہ مدینہ پہنچا تو اس نے ایک صحابی رسول معاذ بن طرح سے براستہ

یا۔اس نے رہنمائی فرماتے ہوئے اسے دربار مصطفےٰ میں پہنچایا۔ جہاں اس نے
و ثنائی اور گزارش کی کہ اپنے رب سے معلوم کریں کہ میرے مقدر میں اولاد ہے یا
ختم مرتبت ﷺ نے بادگاہ ایزدی میں خواہش کی اور آگاہ کیا کہ تیری اولاد نہ ہے۔
زدگی کے عالم میں واپس لوٹا۔ جبکہ مدینہ کی گلی سے گزر رہا تھا کہ حسنین شریفین کی
وکرم بڑھا۔ انہوں نے روک کر پوچھا۔ اللہ کے بندے جاتے ہوئے تو خوش تھا
ہت غمگین ہے۔ اس نے اپنا ماجرا سنایا تو ابن رسول نے فرمایا کہ وہ میرے نانا ہیں
ساتھ چل تیرا کام ضرور ہوگا۔

ابن رسول اُسے لے کر دربار مصطفےٰ ﷺ میں آئے اور کہا نانا ہمارے گھر سے
وم کیوں ہو۔ رسالت مآب نے فرمایا، بیٹا اس شخص نے صرف اولاد کے بارے
ا ہے۔ اب بیٹا تم دعا مانگو اور میں آمین کہوں گا۔ رسالت مآب ﷺ کے حکم کے
سین ابن علیؑ نے سات مرتبہ دستِ دعا بلند فرمائے اور کہا کہ بابا اتنے بیٹے کافی ہیں
وت راہب نے انتہائی آنسوؤں بھری آہ بھری اور کہا بہت ہوں۔

جب وہ وہاں سے عازم سفر ہوئے تو اس وقت ابن الرسول نے فرمایا کہ بابا
بیٹے عطا فرمائے گا لیکن ایک دن میں بڑا مہمان ہوں گا تو میرا خیال کرنا۔

تقدیر کے فیصلے کہ حسین ابن علی اپنا سارا گھر لٹا کر بندے پہ سوار ہو کر یکم صفر
طابق 14 جون 690ء بوقت شام پالیک شہر میں یزیدی فوج کے ہاتھوں قید
۔ قافلہ کا پڑاؤ اس رئیس پالیک کے محل کے سامنے ہوا۔ جب شام ہوئی تو ابن
سر مبارک سے قرآن کی سورۂ کہف کی تلاوت کی آواز آئی۔ راہب نے اس آواز

کو عجیب انداز میں سنا اور حیران ہوا کہ برعکس ماجرا ہے۔ سر انسان کا ہے اور آواز قرآن کی
اس طرح تو کوئی اللہ کا فریستادہ ہی ہو سکتا ہے۔ اس نے قافلے کے فوجیوں سے ان
قیدیوں اور سر مبارک کو مانگا اور کہا یہ لوگ میرے مہمان رہیں گے۔ لشکر کے فوجیوں نے
رئیس اعظم ہونے کے ناطہ اسے کثیر دولت کے عوض بطور ضمانت اجازت دے دی۔ جب
اسیروں کا قافلہ اس کے محل میں پہنچا تو راہب کے فرزندوں اور اہل خانہ نے انتہائی عزت
واحترام کے ساتھ انہیں سہولیات باہم پہنچائی اور قافلہ کی بیبیوں کو آہ و بکا کا موقع مل گیا۔
اسی دوران راہب کو یہ سمجھ لگ گئی کہ میرے گھر میں وہ مہمان آ گئے ہیں جن کی تڑپ میرے
دل میں ہر وقت رہتی تھی۔ اس نے اپنی بیوی مالکہ دیوی کو کہا کہ یہ تو ابن رسول حسین ابن
علیؑ ہے۔ ساری رات دکھوں کی داستان نے اس کے اوسان خطا کر دیئے۔ اپنے بیٹوں کو
سارا حال سمجھا دیا اور کہا کہ جو کچھ ہو جائے یہ لوگ میرے مہمان رہیں گے۔ لیکن صبح ہوتے
ہی لشکر یزید نے واپس مانگا۔ لیکن راہب نے تاریخ اسلام کی بلکہ تاریخ کائنات کی بڑی
قربانی کردی۔ اس نے اپنے بیٹوں کو طلب کر کے حرمتِ رسول کا درس دیا۔ انہوں نے
آپ کو قربانی کیلئے پیش کر دیا۔ راہب نے اپنے ایک سے لے کر 6 بیٹوں کے باری باری
سر قلم کیے لیکن لشکر یزید نے بار بار قبول نہ کیا۔ ان کا کہنا تھا کہ وہ سر حسین تلاوت قرآن
کرتا ہے جو کہ بالیک کا وہ رئیس تھا ہزاروں لوگوں نے جو کہ راہب کا بہت احترام کرتے
تھے۔ اس کا ساتھ دیا۔ حتیٰ کہ ظہر کا وقت ہو گیا۔ تاریخ کے اوراق میں یہ درج ہے کہ سدھ
دت عرف راہب کے آنسو رواں تھے اور وہ انسانیت کے اعلیٰ اصولوں کو جانتا تھا اور اس
نے کہا میری ساری پونجی لے لو مگر ابن رسول کے سر کو دے دو۔ لیکن یزید میں لشکر والوں

۔ بے شک تو بڑا سردار ہے۔ لیکن یاد رکھ حکومت یزید ابن معاویہ کی ہے۔ یہ اس کے
ے ہوا ہے اور ہم نے دمشق جانا ہے۔ آخر کار تاریخ انسانیت کا انوکھا واقعہ کہ راہب
یٹوں کے سر کٹے پڑے تھے، کہرام مچا ہوا تھا۔

اس دوران ابن رسول کے سرے آواز آئی اور امام زین العابدین نے اسے
کہ میرے بابا تیری قربانی کو قبول کر رہے ہیں اور ان کا حکم ہے کہ میری گردن کے
خون کو اپنے بیٹوں کے سروں کے ساتھ مس کرو۔ یہ اللہ کے حکم سے زندہ ہو جائیں
ں حسینؑ اپنی نسل کو بڑے احترام کا کہوں گا، بس کیا ہوا اسی فرمان پہ عمل ہوا اور اس
زندہ ہو گئے۔ سب سے بڑا بیٹا رائے سندھ ہاتھ بلند کر کے رو رہا تھا کہ قافلہ وہاں
دیا۔ اسی مناسبت سے آج تک بالیک شہر کے لوگ یکم صفر کو بلند ہاتھ کر کے شہر سے
ہیں اور نواسہ رسول کو پکارتے ہیں۔ جب راہب تلوار چلاتا تھا اور نظر نیچی ہو جاتی
ں کی تلوار بیٹے کا سر کاٹ کر پاؤں کی انگلی کاٹتی رہی۔ راہب کی نسل میں گردن کی
پاؤں کی ایک انگلی چھوٹی آج تک چل رہی ہے۔ بشرطیکہ میاں بیوی دونوں اس
ے تعلق رکھتے ہوں۔ راہب کا چھٹی پشت کا بیٹا شاہ سروب 1180ء میں سرزمین
ے ہندوستان کے لیے روانہ ہوا جبکہ اسے رتن چند مہاراجہ کی نسل کے ایک حاکم
نے دعوت دی تھی۔

ستاہ سروب 1186ء تک والی ہند کا مہمان رہے جبکہ اس نے اسے شمالی
ں سارا علاقہ الاٹ کر دیا۔ ستاہ سروب نے مبانی پچھرہ کے علاقے میں حکومت
پنے بیٹے رام سروپ کو کہا کہ دریا کی دوسری طرف پہاڑی سلسلہ میں ایک عبادت

رو۔ اس نے کٹاس کے مقام پر پڑاوَ ڈالا اور وہاں ایک عبادت گاہ تعمیر کر دی اور
ڑی علاقوں کی سرداری حکومت ہند نے اسی کو دے دی۔ حتیٰ کہ اس کا پڑپوتا
ئے 1480ء میں کریالہ گاؤں میں آباد ہو گیا اور یہاں کافی علاقوں کی عملداری
ے دی گئی۔ تین سو سال کے عرصہ میں راہب کی نسل کے لوگوں کی رشتہ داریاں
ور کانپور کے خاندانوں سے جڑ چکی تھیں۔ ان رشتوں ناطوں میں اس وقت کے
غلیہ سدھ دت کی اولاد کا انتہائی احترام کرتے تھے کیونکہ عربی النسل تھے اور ان کا
یدارِ مدینہ کے خاندان سے تھا۔ پھر ہندوستان میں علی ابن الحسینؑ کی اولادان
ہمیشہ دعا کرتی تھی۔ چہ جائیکہ مذہبی بنیادوں پر یہ جیسے بھی تھے قابل احترام تھے۔
نپور شہر مسلمانوں کیلئے اس لیے قابل احترام تھا کہ وہاں ایام عاشور میں سبطِ رسول
تا تھا اور جہاں جہاں راہب کی نسل کے لوگ تھے ان کی قدر و منزل قابل فخر تھی۔
ویں اس دور میں معبت رائے کی نسبت موھیال کا درجہ دے دیا گیا۔ موھیال کا
عظیم اور بلند خاندان تھا۔ معبت رائے برادر جسپت رائے تھا اور مذہبی رہنما تھا۔
ئے نے اپنے بیٹے کا نام جسپت رائے رکھا۔ جسپت رائے کی پشت سے تیسرا بیٹا
نہال چند تھا۔ اسے دہلی کے حکمرانوں نے پورے ہندوستان کے خزانہ کا اتالیق
۔ جبکہ یہاں چند کے تین بیٹے تھے۔ ایک کشن چند، راج کور اور دنی چند تھے۔ کشن
ں اور کٹاس راج کا حاکم بنا دیا گیا۔ جبکہ راج کور کو کشمیر کی سلطنت کا اتالیق مقرر
ر دنی چند عازم دہلی ہو گیا۔ اسے کنجروڑ کا بھی حاکم بنا دیا گیا۔ ان دنوں یعنی
ء میں ہندوستان میں کئی طرح کے عروج زوال تھے۔ دنی چند کی اولاد آج بھی

بھارت کے مختلف شہروں میں آباد ہے اور راج کور کا بیٹا اقلیم چند کشمیری سلطنت کے امور
دیکھتا تھا جبکہ اقلیم چند کا بیٹا انگریز دور میں سیالکوٹ کے نواحی گاؤں میں ہجرت کر کے آ گیا
جس کا نام رتن چند تھا۔ 1880ء میں وہ مسلمان ہو گیا اور انگریز حکومت کا کارندہ بن گیا۔
رتن چند مسلمان ہو کر نور محمد سے موسوم ہوا اس کا بیٹا رام داس اس وقت تقریباً 6 سال کا تھا
جس کا نام تبدیل ہو کر محمد اقبال رکھا گیا جو بعد میں ہندوستان کی تقسیم کی بنیاد بنا اور اس ذہنی
بالیدگی نے اسے عظیم مفکر ظاہر کیا۔ پورا علاقہ محمد اقبال ہو گیا۔

سردار کشن چند والی دھن و کشاس کے دو بیٹے ہوئے۔ ایک کا نام گورسکھ
دوسرے کا نام اکرم چند۔ یہ ان دنوں کی بات ہے جبکہ مہاراجہ رنجیت سنگھ کی حکومت تھی اور
اپنے دور یعنی 1828ء میں اس نے خواہش ظاہر کی کہ میں شادی وہاں کروں گا جو کہ
ہندوستان کا سب سے بڑا خاندان ہے اور وہ خاندان کریالہ، جہلم میں آباد تھا۔ اسے
مشیروں نے مذہبی روایات کا بتایا لیکن اس نے زبردستی کشن چند کی بیٹی رانی چندر سے
شادی کر لی۔ رانی چندر کی دوسری بہن دیوی جو کہ شیر سنگھ والی کشمیر کی بیوی تھی اور تیسری
بہن صاحبہ سیتا تھی جو کہ دہلی کے راجداروں میں بیاہی گئی تھی۔ جو اندرا گاندھی کی نانی تھی۔
اس کا خاندان بھی موہیال برہمن تھا۔ صاحبہ سیتا موھیال خاندان میں بیاہی گئی تھی، جس کی
شادی 1810ء میں ہوئی تھی۔

جبکہ دیوی کا شوہر شیر سنگھ قتل ہو گیا لیکن دیوی کے نام پر 50 ہزار بیگھہ زمین کی
ریاست کشمیر کے پہاڑوں کے ساتھ منسلک تھی، اس کے ہاں ایک بیٹا تھا جس کا نام پچھمن
داس تھا وہ تقریباً 5 سال کا تھا جبکہ اس کی ماں کو گجرات کے ایک مفرور ٹولے کے فردولی داد

زی حکمرانوں کی آشیر باد تھی۔ اس نے اغواء کر کے جائیداد اپنے نام لکھوالی اور
یا۔ اس کا بیٹا یتیمی کی حالت میں کسی غریب کا لے پالک ہو گیا۔ وہ بچہ چونکہ
ں نے سنبھالا اسے مسلمان کر کے اس کا نام محمد بخش رکھ دیا۔ قدرت کا کرشمہ وہ
سلاحیت کا حامل بن گیا۔ بعد میں اسے میاں محمد بخش کے نام سے موسوم کیا گیا
یف الملوک کا کلام لکھا اور کشمیری گاؤں میں مدفون ہو گیا۔
کشن چند کا تیسرا بیٹا گورسکھ جس نے 1840ء میں ایک سندھی سید زادے
رارن کے ہاتھوں کلمہ پڑھ لیا۔ اس وقت ہندوستان کے سب سے بڑے
فرد تھا اور والی دھن تھا۔ اس وقت سکھ مزاج کا یہ قانون تھا کہ جو کلمہ پڑھ کر
وہ جائیداد سے محروم اور واجب القتل ہوگا۔ چونکہ وہ مرکزی گھر کا فرد تھا اس
ں جندر جو کہ مہارانی تھی اپنے بھائی کو قتل ہونے سے بچا لیا اور مذکورہ سردار
ساتھ والے گاؤں تھر پال میں آباد ہو گیا۔ لہذا اس کی مالی حالت پستی کا شکار
سروں لوگوں کی نفرت بن گئی۔ یہ ایک معجزہ تھا کہ موہیال برہمن خاندان کا فرد
۔ کیونکہ اس دور میں کوئی سوچ بھی نہ سکتا تھا۔ گورسکھ المعروف محمد دین کے
ی انگریز راج میں روبہ کلمہ ہوئے اس لیے عتاب سے بچ گئے۔ لیکن محمد دین کا
ے نہ رہ سکا۔ محمد دین جب غیر مسلم تھا تو اس کے ہاں دو بیٹے اور دو بیٹیاں تھیں
ینہ خاندانوں سے منسلک ہو گئے اور جن کے خاندان سے مہاتما گاندھی کا بھی
محمد دین جو 1818ء کی پیدائش تھا اور یکم جنوری 1900ء کو انتقال کر گیا۔ اس
ری شادی 1852ء میں چکوال راولپنڈی کے گاؤں کرڑ سے نمبر دار گھر سے ننا

دی گئی جو کہ سیدنا علی دیدارن نے اپنی معیت میں کرائی تھی۔ محمد دین کو دو بیٹے اور تین بیٹیاں نصیب ہوئیں۔ دو بیٹیاں کھوکھر (قدرت بی، نذرت بی) کھوکھر زیر میں گئیں اور ایک بیٹی راج بی موضع بھون میں شادی شدہ ہو گئی جبکہ ایک غیر مسلم بیٹی بھی مسلمان ہو گئی تھی۔ اس کی شادی پنڈ دادنخان میں ہو گئی۔ جس کا نام الف بی تھا۔ مرحوم سردار محمد دین محمد رائٹر کے پردادا تھے۔ ان کے ہاں دو بیٹے محکم دین اور فضل دین پیدا ہوئے۔ جو کہ محض روایتی لوگ رہے۔ محکم الدین کو انگریز حکومت نے لیفٹیننٹ 1900ء میں بھرتی کیا لیکن وہ کبڈی کے کھیل کے شوق میں دہلی سے واپس آ گیا اور سجدہ گری میں باقی زندگی گزار دی جبکہ فضل دین کی اولاد نرینہ نہ چل سکی۔

موہیال برہمن ہونے کے ناطے میں علی پاک دیدارن جیسی فقیر ہستی نے راہنمائی فرمائی جو کہ ایک سعادت سے کم نہ ہے کیونکہ یہ خاندان عرصہ 13 سو سال سے سبط رسول کے ایام عاشور میں عقیدت کرتے تھے۔ جس کا بین ثبوت آج بھی محمد دین کا خاندان ہندوستان میں ان ایام کے تقدس کا ضامن ہے۔

کشن چند کا تیسرا بیٹا دنی چند جس کا ذکر پچھلے صفحوں میں کیا گیا ہے۔ جس کی اکثر اولاد کا سلسلہ کنجروڑ اور اب کے دور میں دہلی میں بھی آباد ہیں۔ اسی نسل کے چند لوگ مختلف جگہوں پہ آباد ہوتے رہے۔ جن میں آخری خاندان کنجروڑ سے ہجرت کر کے لاہور آباد ہوا جو کہ مسطور مسلم نواب افتخار علی ممدوٹ تھے جن کا خاندان اب بھی لاہور میں آباد ہے۔ ... کے خاندان میں انگریز دور میں سرکاری عہدوں پہ فائز رہنے والے چند لوگ ... علاقہ میں آباد ہو گئے۔ جن میں چکوال شہر میں شیخ ولی اللہ مرحوم بھی

ثیر جائیداد کے حامل شخص تھے۔ قیام پاکستان سے قبل سرکاری کارپرداز رہے تھے

ں سے ایک بخشی ٹیک چند تحصیلدار جن کا قبول اسلام کے بعد نام شیخ منصور حسین

وہ گوجر خان کے نزدیک گلیانہ قصبہ میں آباد ہو گئے۔ کیونکہ انہیں بھی کافی جائیداد

ہ میں مل چکی تھی جو کہ تقریباً ہزاروں ایکڑ میں تھی۔ جبکہ دنی چند کی نسل کا ایک

پنڈ دادنخان جہلم میں آباد تھا، جس کا نام رام ایشور دت حکیم تھا جس کے بیٹے اپنے

ہب پر ہیں اور انتہائی شریف لوگ ہیں۔

پنجاب میں آباد چنداں موھیال برہمن لوگوں کے علاوہ تمام لوگ عازم

ن ہو گئے۔ اسی خاندان کا ایک فرد حکیم سردار دلیپ تھا جو کریالہ میں آباد تھا۔ جو کہ

کے علاوہ قرآن اور تاریخ کا کافی شغف رکھتا تھا۔ حتیٰ کہ اس کے پاس تقریباً ایک

ب تک تاریخی کتب خانہ تھا اور انتہائی دولت مند تھا۔ جسے 1944ء میں علاقہ کے

گوں نے کسی پختون کے ہاتھوں گولی مروادی جبکہ اس کے گھر کو آگ لگادی گئی اور

ان کئی من سونا اور سونے کے برتن لوٹ لیے گئے۔ جبکہ تاریخی کتب خانہ نذر آتش

یا۔ ان ہی سے کئی محفوظ کتابوں کا مطالعہ راقم اور راقم سے عم محترم شیخ فضل الدین حکیم

ب ہوا۔ جنہوں نے سینہ بہ سینہ چلنے والی تاریخ سے آگاہی حاصل کی۔ دوسری جنگ

کے بعد ہندوستان میں کشمکش چل چکی تھی۔ جو بالآخر تقسیم ہندوستان کا باعث بنی۔

کے اوراق سے ثابت ہوتا ہے کہ دنیا پوری میں 5563 قبیلے خداوند کریم نے تخلیق

ں۔ جن میں بے سرزمین ہندوستان میں تقریباً 21 صد قبیلہ آباد ہے۔ جن میں کوئی

مہاراجاؤں اور کئی بادشاہوں سے منسلک لوگ آباد ہیں۔ کئی قبیلے مختلف ممالک سے

۔ ہیں۔ پوری دنیا میں واحد اسلامی ملک سوڈان ہے جہاں صرف 49 قبیلے

موجود ہیں جو اللہ کے نبی حضرت سوڈان کی اولاد اور واحدانیت کے ماننے والے لوگ

ہیں اور جغرافیائی طور پر دنیا کا سب سے بڑا اسلامی ملک ہے۔

ہندوستان کی سرزمین میں جہاں کئی ظالم حکمران بھی رہے ہیں مگر مجموعی طور پر

ہجرت کر کے آنے والوں کیلئے اچھی پناہ گاہ بنا۔ اسی لیے مختلف العقیدہ سب سے زیادہ اسی

خطے میں رہتے ہیں جس کے باعث ہزاروں سماجی واقعات ظہور پذیر ہوتے ہیں۔

راقم نے تاریخی مستند اور خاندانی ذرائع سے حاصل معلومات کو اپنی تحریر کا ذریعہ

بنایا اور اس کا مقصد کسی کی دل آزاری نہ ہے بلکہ معلومات کے خزانہ کو صرف قلمبند کرتا ہے تاکہ

آنے والی نسلوں کو چنداں آگاہی رہے۔ قرآن مقدس میں رب کعبہ نے ہر ذکر میں گزشتہ

کے احوال سے مخلوق کو آگاہ کیا ہے اور یہ توحید کے پیروکاروں کیلئے ایک درس کی حیثیت رکھتا

ہے۔ راقم کا خاندان اسی طرح واحدانیت کے تحت اپنے نصیب کمارہا ہے کیونکہ دین اور دنیا کا

نظام بقا اور فنا پر قائم ہے۔ اللہ کریم ہر ایک کو اچھی بقا دے اور فنا میں امتحان سے محفوظ رکھے۔

ہم سب لوگ جہانِ فانی میں وقت گزار رہے ہیں جبکہ جہانِ بقا بھی آگے ہے۔

میری دعا ہے اللہ کریم ہر معاملہ میں ہمارا حامی وناصر رہے (آمین)

شیخ واصف حسان نوشاد ولد شیخ اللہ دین ولد شیخ محکم دین ولد شیخ محمد دین

معروف (سردار گورسکھ) والی دھمن وفات یکم جنوری 1900ء بمقام تھر پال چکوال)

0543-573614, 0332-2922786

یکم رجب 1438ھ بروز جمعرات

30 مارچ 2017ء (ختم شد)

شجرہ نسب قوم موہیال برہمن ساکن کریالہ

(مال تحر پال) تحصیل و ضلع چکوال

دس ہزار سال قبل مسیح

